۴۔ قال رسول اللہ ﷺ: لَا يَرْحَمُ اللهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر مہربانی نہیں فرماتا، جو لوگوں پر مہربانی نہیں کرتا

(صحیح بخاری، رقم الحدیث 7376)

رحمت: دراصل اللہ کی خاص صفت ہے، اور رحمٰن اور رحیم اس کے خاص نام ہیں۔ اور جن بندوں میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا جتنا عکس ہو گا وہ اتنے ہی مبارک اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اتنے ہی مستحق ہوں گے، اور جو جس قدر بے رحم ہیں وہ اللہ کی رحمت سے اسی قدر محروم رہنے والے ہیں۔

۱۔ اس حدیث پاک میں "الناس" کا لفظ عام ہے، جو مؤمن و کافر اور متقی و فاجر سب کو شامل ہیں اور بلاشبہ رحم سب کا حق ہے۔ البتہ کافر اور فاجر کے ساتھ سچی رحمدلی کا سب سے بڑا اتقاضا یہ ہونا چاہیے کہ اسکے کفر اور فجور کے انجام کا ہمارے دل میں درد ہو، اور ہم اس سے اس کو بچانے کی کوشش کریں۔ اس کے علاوہ اگر وہ کسی دنیوی اور جسمانی تکلیف میں ہوں، تو اس سے اس کو بچانے کی فکر کرنا بھی رحمدلی میں آتا ہے اور ہم کو اس کا حکم بھی ہے۔

۲۔ رحم انسانوں کے تمام طبقوں کے ساتھ ساتھ جانوروں پر بھی کرنا چاہیے۔

۳۔ مختلف احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بے زبان جانوروں پر رحم کھانے سے اللہ کی رحمت اتنی غالب ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اس بندے کی مغفرت کر دی ۔

۴۔ ایک حدیث مبارکہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جانوروں کے ساتھ بھی اگر بے رحمی اور بے دردی کا معاملہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کو سخت ناراض اور جہنم لے جانے والا عمل ہے۔

۵۔ یعنی جانوروں کے ساتھ ناروا سلوک سے اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو انسان کو یہ سوچنا چاہیے کہ انسان کو اشرف المخلوقات ہے اس کے ساتھ یہ معاملہ کرنا کتنا خطر ناک ہے۔

۶۔ اگر کوئی اپنے آپ میں رحم دلی کا جذبے کو کم پاتا ہے تو ایک حدیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ان اعمال سے انسان کے دل میں رحم کی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔

☆ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا اور

☆ مسکین کو کھانا کھلانا

خلاصہ یہ ہے کہ رحم ایک ایسی صفت ہے جس سے ہم اللہ تعالیٰ سے اسکی رحمت، خوشنودی اور رضا حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔